

1 عمومی جائزہ

مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور یہ 5.3 فیصد تک پہنچ گئی جو ایک دہائی کی بلند ترین سطح ہے۔ بعض دیگر معاشی اظہاریوں جیسے کم مہنگائی، سرمایہ کاری کی نمو اور بڑھتے ہوئے نجی شعبے کے قرض کے حوالے سے بھی حوصلہ افزا تصویر سامنے آئی۔ تاہم برآمدات کی کمی بحال ہوتی ہوئی معاشی سرگرمی کو گہن لگا رہی ہے۔

مالی سال 17ء کے دوران زراعت کا احیا خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سازگار پالیسی اقدامات بشمول کھاد پر زراعت، ٹریکٹر زپر سیلر ٹریکس میں کمی اور مالکاری تک بہتر رسائی سے بھی اس کو تقویت ملی۔ بہتر زراعت کے تجارت اور اشیا سازی کے شعبوں پر بھی مثبت اثرات پڑے۔ مزید یہ کہ پی ایس ڈی پی اور سی بیک سے متعلق سرگرمیاں بھی تعمیرات کی صنعتوں جیسے سیمنٹ اور اسٹیل میں تیزی لاتی رہیں۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
شرح نمو (فیصد)	جولائی تا جون 15ء	جولائی تا جون 16ء	جولائی تا جون 17ء	
حقیقی جی ڈی پی ¹	4.1	4.5	5.3	
زراعت	2.1	0.3	3.5	
صنعت	5.2	5.8	5.0	
جس میں ایل ایس ایم	3.3	2.9	4.9	
خدمات	4.4	5.5	6.0	
حقیقی معینہ سرمایہ کاری ¹	15.8	6.7	8.3	
صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) ^{الف}	5.1	2.6	4.0	
نجی شعبے کا قرضہ ^ب	5.7	8.1	9.9	
رسد زر (ایم ٹی) ^ب	5.7	6.0	5.9	
برآمدات ^ب	-3.8	-9.4	-1.3	
درآمدات ^ب	-0.1	-4.9	14.1	
ٹیکس حاصل ایف بی آر ^ب	12.7	17.7	8.2	
شرح مبادلہ (+ اضافہ -) کی فیصد ^ب	-3.1	-2.8	-0.01	
ارب امریکی ڈالر				
ایسٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت) ^ب	11.6	16.1	16.5	مارچ
کارکنوں کی ترسیلات زر ^ب	13.6	14.4	14.1	جولائی تا مارچ
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ^ب	0.8	1.4	1.6	جولائی تا مارچ
جاری کھاتے کا توازن ^ب	-2.0	-2.4	-6.1	جولائی تا مارچ
فیصد جی ڈی پی ¹				
مالیاتی توازن ¹	-3.8	-3.5	-3.9	جولائی تا مارچ
جاری کھاتے کا توازن	-1.0	-1.1	-2.5	جولائی تا مارچ

1: م 17ء کے عبوری اعداد و شمار
 ڈیٹا ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب بینک دولت پاکستان
 تا فیڈرل بورڈ آف رینو: اور وزارت خزانہ

کاروباری احساسات میں مجموعی بہتری کے ہمراہ معاون پالیسیوں (تاریخی پست ترین شرح سود، انفراسٹرکچر میں بلند اخراجات اور امن و امان کی بہتر صورت حال) نے بھی متعدد فرموں کو توسیعی منصوبے اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس کی عکاسی مالی سال 17ء کے

دورانِ نجی شعبے کے قرضے کے استعمال میں نمایاں اضافے سے ہوتی ہے جس میں قرض برائے معینہ سرمایہ کاری کا خاصا حصہ ہے۔ ساتھ ہی مشینری کی درآمدات میں بھاری اضافہ بھی دیکھا گیا۔

مشینری، خام مال اور دیگر سرمایہ جاتی اشیاء کی درآمدات ملک کے نمو کے امکانات کے لیے اچھا شگون ہے تاہم صرف قرض نہ پیدا کرنے والی زرمبادلہ کی آمد رقوم جیسے برآمدات، ترسیلاتِ زر اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے انہیں پورا نہیں کیا جاسکا۔ عالمی مالی اداروں کا تعاون اور بین الاقوامی بازار سرمایہ تک رسائی حاصل رہی تاہم بلند جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے یہ رقوم کافی نہ تھیں۔ اس طرح اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر آخر جون 2016ء میں 18.1 ارب ڈالر سے کم ہو کر 9 جون 2017ء کو 15.3 ارب ڈالر رہ گئے۔

چونکہ ملک میں زرمبادلہ کے کافی ذخائر موجود ہیں اس لیے کچھ کمی کے باوجود بیرونی پوزیشن کے حوالے سے فوری طور پر فکر کی بات نہیں۔ تاہم آگے چل کر زرمبادلہ کی آمد کے تمام ذرائع — سب سے بڑھ کر برآمدات — کو استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ درآمدات کی بڑھتی ہوئی طلب کو بآسانی پورا کیا جاسکے۔ پاکستان کی برآمدات متعدد ساختی، ادارہ جاتی اور کاروباری مسائل سے دوچار ہوئی ہیں جن کی بنا پر کئی برسوں سے ملک کی مسابقت محدود ہو گئی ہے۔¹ حکومت نے برآمد کنندگان کے لیے ایک ترغیباتی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ مزید برآں، کاروباری اداروں کے لیے عمومی شرح سود اور برآمدی نو مالکاری کے لیے خصوصی شرحیں تاریخ کی پست ترین سطح پر ہیں۔ نجی شعبے کے پاس ان حالات سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع ہے اور وہ اپنے کاروبار کو جدید خطوط پر استوار کر سکتا ہے، تحقیق و ترقی پر سرمایہ کاری کر سکتا ہے، انسانی سرمائے کو بہتر بنا سکتا ہے، بین الاقوامی اسناد حاصل کر سکتا ہے اور غیر ملکی صارفین کی توقع کے مطابق معیارات اختیار کر سکتا ہے۔

ٹیکس کی کم وصولی معیشت کو درپیش ایک اور چیلنج ہے۔ بعض ٹیکس امدادات جیسے فائلرز اور نان فائلرز کے لیے مختلف ٹیکس ڈھانچے ٹیکس کی بنیاد کو ممکنہ طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ تاہم سرمایہ کاری، برآمدات اور ملکی پیداوار کے لیے حالیہ مالیاتی ترغیبات ٹیکس وصولی میں کمی کا

¹ ساختی مسائل کے برآمدات پر اثرات کے بارے میں بحث کے لیے دیکھیے ایس بی پی اسٹاف نوٹس 02/17، اور اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 15ء کا خصوصی سیکشن 3۔

باعث بنے ہیں۔² اگرچہ نمو کو تقویت دینے کے لیے اس قسم کے مالیاتی امدادی اقدامات کی اہمیت بہت زیادہ ہے تاہم ٹیکس نظام کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے مربوط کوششیں درکار ہیں۔

یہ دونوں چیلنجز یعنی برآمدات میں کمی اور ہدف سے کم ٹیکس وصولی دو اہم مالیاتی توازنوں پر اثر مرتب کر رہے ہیں یعنی جاری کھاتے کا توازن اور مالیاتی توازن۔ نمو کی رفتار اور محنت سے حاصل کردہ معاشی استحکام برقرار رکھنے کے لیے ان توازنوں کو پائیدار سطح پر رکھنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے سرکاری اور نجی شعبوں کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا: سرکاری شعبے کو مسلسل اور سوچتی سمجھتی پالیسیوں کی مدد سے اور نجی شعبے کو اپنی کارکردگی بڑھا کر۔

1.1 معاشی جائزہ

حقیقی شعبہ

مالی سال 17ء میں پاکستان کی معیشت کی نمو 5.3 فیصد رہی جو مالی سال 16ء کی نمو 4.5 فیصد سے زیادہ ہے۔ یہ تیز رفتاری زراعت اور خدمات کے شعبوں کی مضبوط کارکردگی سے حاصل ہوئی جن کی نمو مالی سال 17ء میں بالترتیب 3.5 فیصد اور 6.0 فیصد رہی جبکہ پچھلے سال 0.3 فیصد اور 5.5 فیصد تھی۔

زراعت کی بحالی بنیادی طور پر پانچ اہم فصلوں (یعنی چاول، کپاس، گنا، گندم اور مکئی) کی بنا پر ہوئی جن میں 3.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال 5.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ گنے، مکئی اور کپاس کی شاندار فصلوں نے چاول اور گندم کی کم نمو کی تلافی کر دی۔³ گلہ بانی کے قدر اضافی کی نمو بھی دوران سال بڑھی۔ تاہم چھوٹی فصلوں کی کارکردگی گزشتہ سال کی نسبت تھوڑی کم رہی (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 2)۔

مالی سال 17ء کے دوران صنعتی شعبے میں 5.0 فیصد کی نمو دیکھی گئی جبکہ پچھلے برس 5.8 فیصد رہی تھی۔ یہ کمی زیادہ تر کانکنی و کوئٹہ اور بجلی و گیس کے ذیلی شعبوں کی شرح نمو گھٹنے کی وجہ سے آئی۔ اس کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم)، جس کا صنعت میں بڑا حصہ ہوتا ہے، مالی سال 17ء میں 4.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ سال اس کی نمو 2.9 فیصد تھی۔

² مثال کے طور پر کھاد اور کیڑے مار دواؤں پر ٹیکس ریلیف، برآمد کنندگان کے لیے زیرو ریٹنگ اور ڈیوٹی ڈراہیک، ٹیکسٹائل کے لیے نئی مشینری اور خام مال کی درآمد پر سیلز ٹیکس سے استثناء اور توانائی کے نئے منصوبوں پر ٹیکس ترغیبات۔

³ م س 17ء کے دوران پانچ اہم فصلوں کی نمو یہ رہی: گندم (0.5 فیصد)، مکئی (16.3 فیصد)، چاول (0.7 فیصد)، گنا (12.4 فیصد) اور کپاس (7.6 فیصد)۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں بہتری متعدد صنعتوں کی بنا پر آئی جن میں چینی، سیمنٹ، اسٹیل، دواسازی، الیکٹرانکس اور بھاری گاڑیاں (جیسے ٹریکٹر اور بسیں) شامل ہیں۔ وسیع سطح پر اس شعبے کو ان عوامل سے مدد ملی: (i) بھرپور ملکی طلب، (ii) قرضے کا خاطر خواہ استعمال، (iii) سرکاری ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، (iv) امن و امان کی بہتر صورت حال، (v) خام مال کی بہتر دستیابی، اور (vi) توانائی کی فراہمی میں آسانی۔⁴

زراعت اور صنعت کی بلند نمو کے خدمات کے شعبے کی کارکردگی پر بھی مثبت اثرات پڑے جس میں تھوک اور خردہ تجارت سب سے زیادہ مستفید ہوا۔ علاوہ ازیں مالیات اور بینے کی نمو بھی بڑھ گئی جس کی بڑی وجہ بینکاری شعبے کی امانتوں اور قرضوں کی بلند نمو تھی۔ اس دوران عمومی سرکاری خدمات میں قدر اضافی گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی جس کا سبب اجرتوں اور تنخواہوں میں کم اضافہ تھا۔

مہنگائی اور زری پالیسی

مالی سال 17ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت خاصی مستحکم رہی لیکن تیسری سہ ماہی میں بتدریج بڑھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں اوسط مہنگائی 4.0 فیصد تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.6 فیصد رہی تھی۔ تاہم یہ اب بھی 6.0 فیصد کے سالانہ ہدف سے کافی کم ہے۔ مہنگائی میں کچھ اضافہ تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی ملکی پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں کو جزوی منتقلی، بعض کلیدی غذائی اجناس (جیسے پام آئل) کی عالمی قیمتوں میں اضافے، دواؤں کے نرخوں کے بڑھنے اور تعلیمی فیسوں میں اضافے کا نتیجہ تھا (تفصیلات کے لیے باب 3 دیکھیے)۔

مہنگائی میں یہ بتدریج اضافے اور اس کے ساتھ بیرونی عدم توازن جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران زری پالیسی کے فیصلوں پر اثر انداز ہوئے۔ معاشی خطرات اور نمو کی موجودہ رفتار کے درمیان حساس توازن کے پیش نظر پالیسی ریٹ پورے مالی سال 17ء میں تبدیلی کے بغیر 5.75 فیصد رکھا گیا۔ کم شرح سود اور موزوں کاروباری ماحول (جو ملک کے خطرے کے بہتر تاثر سے ظاہر ہے) نے نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب کو تحریک دی جو جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں 438.6 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 323.4 ارب روپے تھا۔ نیز قرضے میں اضافہ وسیع البینا درہا اور فرموں نے اپنے سرمایہ جاتی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بھاری قرضے لیے: جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں نجی شعبے کو دیے گئے قرضے میں مجموعی اضافے کا 42 فیصد معینہ سرمایہ کاری

⁴ ملک میں بجلی کی مجموعی پیداوار جولائی تا مارچ م س 17ء میں 3166 گیگا واٹ آور بڑھ گئی (ماخذ: نیپرا)۔

قرضوں پر مشتمل تھا۔⁵ خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور خام مال (مثلاً گنے اور کپاس) کی بہتر دستیابی کی بنا پر جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔ علاوہ ازیں دستیاب اجناسی فاضل اور برآمدی مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے تجارت سے متعلق قرض گیری میں بھی اس عرصے کے دوران تیزی آگئی۔

قرضے کے استعمال کے ساتھ میزانیہ قرض گیری میں اضافے کی بنا پر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے بڑھ گئے۔ حکومت نے بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک سے قرض لیا اور کمرشل بینکوں کو قرض واپس کیا۔ واحد استثناء تیسری سہ ماہی تھی جب کمرشل بینکوں نے حکومتی تمسکات کی پی آئی بی نیلامیوں میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں، پی ایس ایز (خصوصاً توانائی سے متعلق) کو قرضہ تیزی سے بڑھا، زیادہ تر واجب الادا قرض چکانے کے لیے۔⁶ نتیجے کے طور پر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں توسیع گزشتہ برس کی توسیع سے 75 فیصد زیادہ تھی۔ تاہم خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کا اثر بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے زائل ہو گیا جس کی بنا پر پچھلے برس کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران ایم ٹو میں تھوڑی سی کم نمو ہوئی۔

رسدی حوالے سے، زیادہ امانتیں جمع ہونے اور کمرشل بینکوں سے کم حکومتی قرض گیری کے باعث بینکوں کے پاس جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران نجی شعبے کے لیے کافی سیالیت دستیاب تھی۔ مزید برآں، سرمایہ کاری مواقع اور اثاثہ جاتی معیار کی بہتری کے اعتبار سے بہتر صورت حال نے بھی بینکوں کو اپنا قرض جزدان وسیع کرنے کی ترغیب دی۔

مالیاتی کارروائیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.9 فیصد رہا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 3.5 فیصد تھا۔ یہ خسارہ اس مدت میں صوبوں کے فراہم کردہ 227.6 ارب روپے کے فاضل کے باوجود ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیوں اور مالیاتی ضروریات کے ساتھ محاصل کی وصولی بڑھ نہ سکی۔ علی الخصوص جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 8.2 فیصد کی نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی نمو کا نصف تھی۔ نان ٹیکس محاصل بھی کم ہوئے جس کا بڑا سبب اتحادی سپورٹ فنڈ اور ایس بی پی منافع کی مدوں میں کم وصولی تھی۔

⁵ ٹیکسٹائل کی جانب سے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہونے والے اضافے کا 90 فیصد سے زائد برآمدی منصوبوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی طویل مدت مالکاری

سہولت کے تحت تھا۔

⁶ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے باب 3۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مالیاتی کارروائیوں کا اخراجاتی پہلو قابو میں رہا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران اخراجات کی نمو تو کم ہوئی (پچھلے سال کے 6.5 فیصد کے مقابلے میں 5.8 فیصد رہ گئی) تاہم حکومت ترقیاتی اخراجات میں دو ہندسی نمبر برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ دفاع اور امن و امان کے مصارف میں نمایاں اضافے کے باوجود جاریہ اخراجات قابو میں رہے۔

آخر مارچ 2017ء کو مجموعی سرکاری قرضہ بڑھ کر 20.9 ٹریلین روپے ہو گیا جو جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران 1.2 ٹریلین روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ اس اضافے کا بڑا حصہ ملکی قرض گیری سے آیا جبکہ بیرونی قرضے میں اضافہ معتدل رہا۔

قرضے اور واجبات کا اسٹاک جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران صرف 595.6 ملین ڈالر بڑھا اور 62.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ بیرونی قرضے میں تھوڑے کم اضافے کی وجہ اس مدت کے دوران باز قدر پیمائی کا فائدہ (1.5 ارب ڈالر) اور قرضوں کی واپسی میں اضافہ تھا (تفصیلات کے لیے باب 4 دیکھیے)۔

بیرونی شعبہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 6.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جس کی وجہ بھاری تجارتی خسارہ اور ترسیلات زر کی سست رفتاری تھی۔ تجارتی خسارے میں اضافہ برآمدات میں کمی (1.3 فیصد) اور درآمدات میں، جو زیادہ تر سرمایہ جاتی اشیاء اور خام مال پر مشتمل تھیں، بہت تیزی (14.1 فیصد) کی وجہ سے ہوا۔

درآمدات میں اضافے کی وضاحت بجلی اور انفراسٹرکچر کی مسلسل ترقی، متعدد صنعتوں کے توسیعی منصوبوں اور اشیاء سازی کی سرگرمیوں کے بڑھنے سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران اجناس (کپاس اور چاول) کی عالمی قیمتیں بحال ہونے کے باوجود برآمدات کا زوال مقدار میں کمی سے منسوب کیا جاتا ہے (تفصیلات کے لیے باب 5 دیکھیے)۔

جہاں تک مالکاری کا تعلق ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں آنے والی سرکاری بیرونی رقوم (منصوبہ جاتی، غیر منصوبہ جاتی اور کمرشل قرضے اور ریاستی بانڈ) تقریباً اسی سطح پر رہیں جس پر پچھلے سال تھیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی مالی ادارے اور عالمی سرمایہ منڈیاں ابھی تک پاکستان سے تعاون کر رہی ہیں اور اس کی نمو سے مطمئن ہیں (تفصیلات کے لیے باب 5 دیکھیے)۔ علاوہ ازیں اس مدت

کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری رقوم دونوں میں اضافہ ہوا۔ چین کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خاصی رقم غذا اور الیکٹرانکس میں انضمام اور خریداری کے سودوں کے ذریعے دوسرے ملکوں سے بھی آئی۔⁷

تاہم یہ رقوم جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کی پورے طور پر تلافی کرنے کے لیے کافی نہ تھیں۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک کے سیال زر مبادلہ کے ذخائر آخر دسمبر 2016ء میں 18.2 ارب ڈالر سے کم ہو کر آخر مارچ 2017ء تک 16.5 ارب ڈالر رہ گئے۔⁸ تاہم ذخائر کی کفایت کے اظہار کے لیے اس سطح پر بھی اطمینان بخش ہیں: اسٹیٹ بینک کے سیال زر مبادلہ کے ذخائر چار ماہ سے زائد کی درآمدات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔

1.2 معاشی منظر نامہ

پاکستان کے معاشی اظہار پے پائیدار بڑھتی ہوئی نمو کے لیے مسلسل بہتر اور مستحکم ہو رہے ہیں۔ علی الخصوص معیشت کی بلند نمو کی راہ میں حائل کلیدی رکاوٹوں، یعنی بجلی کی رسد اور سلامتی، کے حوالے سے صورت حال بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں حکومت نے مالی سال 18ء کے لیے 6.0 فیصد حقیقی جی ڈی پی نمو کا بلند ہدف مقرر کیا ہے جبکہ مالی سال 17ء میں 5.3 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی تھی۔

تیل اور دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں کی بحالی اور ملکی طلبی عوامل کے دباؤ کی بنا پر مہنگائی کے 6 فیصد ہدف کے اندر رہنے کی توقع ہے۔ اس دوران امکان ہے کہ قرضے کی توسیع کی رفتار قائم رہے گی اور سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کے حوالے سے بہتر امکانات ہیں۔ مالی سال 18ء کے بجٹ میں سال کے لیے مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 4.1 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔ اسے ایف بی آر ٹیکس حاصل میں 14 فیصد نمو (4 ٹریلین روپے) سے تقویت ملے گی۔ کچھ امدادی اقدامات کے تسلسل کے ساتھ بجٹ میں محاصل کے اس بلند تر ہدف کے حصول کے لیے کئی اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، جاریہ اخراجات کو قابو میں رکھنے کے علاوہ بجٹ میں ترقیاتی مصارف کے لیے خاطر خواہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ اگلے سال کا پی ایس ڈی پی ایک ٹریلین روپے ہے جو سال کے نظر ثانی شدہ تخمینے 715 ارب روپے سے 40 فیصد زیادہ ہے۔

⁷ جولائی تا مارچ م س 17ء میں پاکستان کو نیدر لینڈز (465.6 ملین ڈالر) اور ترکی (133.1 ملین ڈالر) سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی۔ اسی مدت

میں چین سے موصولہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 594.8 ملین ڈالر تھی۔

⁸ اس مدت میں پاکستان نے سیف چائنڈ پازٹس کے 500 ملین ڈالر بھی واپس کیے۔

بیرونی محاذ پر عالمی معیشت خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں بحالی کا مثبت اثر بھرپور تجارتی امکانات سامنے لا رہا ہے۔ اگر برآمد کنندگان مسابقتی نرخوں پر اپنی مصنوعات میں تنوع لاسکے تو پاکستانی برآمدات کو اس ابھرتی ہوئی صورت حال سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ سالانہ منصوبہ مالی سال 18ء میں برآمدات میں 6.8 فیصد اضافہ مقرر کیا گیا ہے جس کی تحریک رسدی حوالوں سے موجود رکاوٹیں دور کرنے اور صنعتی شعبے کی بہتر کارکردگی سے مل سکتی ہے۔

امکان ہے کہ مشینری اور آلات کی طلب میں اضافے کی بنا پر درآمدی بل 7.6 فیصد بڑھے گا (سالانہ منصوبہ م س 18ء کے مطابق)۔ تاہم عالمی مالی اداروں اور دیگر دو طرفہ ذرائع سے رقوم کی دستیابی کی وجہ سے بیرونی توازن پر ان درآمدات کا اثر دھیمار ہے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مالی سال 18ء اور اس سے آگے پاکستان کی معیشت کی نمو کے امکانات کا انحصار بڑی حد تک انفراسٹرکچر کے مجوزہ منصوبوں اور صنعتوں کی جانب سے استعداد میں توسیع پر ہو گا۔ ان منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لیے سرکاری شعبے کے تمام اداروں کے درمیان رابطہ کاری بہت اہمیت کی حامل ہوگی۔ نیز پالیسیوں میں تسلسل اور یکسانیت، خصوصاً سرمایہ کاری اور صنعت سے متعلق پالیسیوں میں، نمو کی رفتار کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہوگی۔